



سوال

مکان اور تنخواہ پر زکوٰۃ

جواب



السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں سعودی عرب میں ملازمت کرتا ہوں۔ میں نے پاکستان میں اپنے رہنے کے لیے گھر بنایا ہے اور ابھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا ہوں۔ میں نے وہ مکان کرائے پر دے دیا ہے۔ اس کی زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز تنخواہ کے اوپر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- اللہ تعالیٰ نیتوں کے حالات بہتر جانتا ہے، اگر آپ نے یہ مکان رہائش کے لئے بنایا ہے تو نہ تو اس مکان پر زکوٰۃ ہے اور نہ ہی اس کے کرائے پر زکوٰۃ ہے۔ ہاں البتہ اگر آپ کے پاس اتنا کرایہ جمع ہو جاتا ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر آپ کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ اور اگر آپ یہ کرایہ ہر ماہ ہی ساتھ ساتھ خرچ کر جاتے ہیں اور کچھ بھی رقم نہیں بچتی ہے تو پھر اس کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: «یس علی المسلم فی عبده ولا فرسہ صدقۃ» (مسلم: 982) مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اس حدیث کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں کہ

بدل الحدیث اصل فی أن أموال التقتیر لارکاکہ فیما

یہ حدیث اس بارے میں اصل ہے کہ کمائی کرنے والے اموال (جیسے غلام، گھوڑا اور فیکٹری وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

لہذا وہ گھر جو کرایہ دیتا ہے، اس گھر پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اس کی آمدنی پر ہوگی، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

2- تنخواہ کا بھی طریقہ کار ہے جو اوپر گزرا یعنی اگر آپ کے پاس اتنی تنخواہ جمع ہو جاتی ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر آپ کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ اور اگر آپ یہ تنخواہ ہر ماہ ہی ساتھ ساتھ خرچ کر جاتے ہیں اور کچھ بھی رقم نہیں بچتی ہے تو پھر اس کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

حدیث ما عنہم والنداء علم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ